فقہ الحدیث

پروفیسر ساجد میر، ایم اے

نجاست اور اس کی انواع (۲)

۳۔ لحم خنزیر

مسلمان کے لیے خنزیر کا گوشت نہ صرف کھانا حرام ہے بلکہ اسے مس کرنا اور چھونا بھی باعث نجاست ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ [1] — خنزیر کا گوشت بھی، نجس و ناپاک ہے

خنزیر کا خون، لعاب وغیرہ بھی اسی حکم میں ہے البتہ بعض علماء کا فتویٰ ہے[2] کہ خنزیر کے بالوں سے جوتا وغیرہ سی لیا جائے تو ناجائز نہیں۔

۴۔ کتا

یہ بھی نجس ہے۔ وہ اگر کسی برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے جن میں (ترجیحاً پہلی یا پھر آخری) مرتبہ مٹی سے مانجھنا بھی ضروری ہے۔[3] حدیث میں ہے:

طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسله سبع مرات اولاهن بالتراب — اگر کتا تمہارے برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات دفعہ دھو ڈالو اور پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کرو۔

ترمذی کی روایت میں آخری مرتبہ مٹی سے دھونا مذکور ہے۔ کتے کے بالوں کے متعلق بھی مندرجہ بالا فتوے سے مماثل قول ہے۔[4]

امام مالک کا ان میں سے ایک قول یہ ہے[5] کہ کتا نجس نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شکاری کتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[1] سورۃ الانعام [2] فقہ السنہ ۱:۴۳ [3] صحیح مسلم [4] فقہ السنہ ۱:۴۳ [5] نیل ۱:۶

فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ ۱ وہ جو کچھ تمہارے لیے پکڑیں اس سے کھاؤ

"ظاہر ہے کہ کتے کا شکار کردہ جانور اس کے لعاب وغیرہ سے ملوث ہو گا جسے دھونے کا حکم شریعت نے نہیں دیا۔ لہٰذا کتا اور اس کا لعاب نجس قرار نہیں پاتا۔"

جمہور علماء کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ:

"یہ ایک رخصت کی صورت ہے۔ اس پر عمومی حکم کا مدار نہیں۔ نیز شکاری کتے کے شکار کو لعاب کی آمیزش سے پاک کرنے کا الگ حکم اس لیے نہیں کہ باقی احادیث میں کتے کے جوٹھے کو پاک کرنے کی عمومی تاکید کر دی گئی ہے۔"

حنفیہ کتے کے لعاب کو نجس تو مانتے ہیں لیکن وہ کتے کی نجاست اور باقی نجاستوں میں فرق نہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا واجب نہیں صرف افضل و مستحب ہے" ۲

اس کی تائید میں وہ کہتے ہیں کہ:

"سات مرتبہ دھونے کی حدیث کے راوی ابو ہریرہ سے خود تین مرتبہ دھونا مروی ہے"

مگر نیل الاوطار میں ہے:

"روایة من روی عنه موافقة فتواه لروایته ارجح من روایة من روی عنه مخالفتها من حیث الاسناد ومن حیث النظر .... وایضاً قد روی التسبیع عن ابی هریرة .... وعلی کل حال فلا حجة فی قول احد مع قول رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

وہ روایت جس میں ابو ہریرہؓ کا کتے کا جوٹھا برتن سات مرتبہ دھونا مروی ہے تین مرتبہ سے زیادہ قوی ہے۔ نیز ابو ہریرہ کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی سات مرتبہ دھونا مروی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلہ میں

---

۱ سورۃ المائدہ ۲ نیل ۱: ۴۵

کسی کا قول و فعل حجت نہیں۔ یعنی یہ تو ہو سکتا ہے کہ ابو ہریرہؓ سات مرتبہ دھونا بھول گئے ہوں (اگر ان کا تین مرتبہ دھونا ثابت ہو جائے) لیکن اس وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سات مرتبہ دھونے کا واضح حکم نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

تسبیع (سات مرتبہ دھونا) کی طرح حنفیہ نیز بعض مالکیہ نے تتریب (مٹی سے مانجھنا) کے وجوب سے بھی انکار کیا ہے[1] اور تتریب کی روایت کو مضطرب و ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ بعض روایات میں پہلی مرتبہ، بعض میں ساتویں، بعض میں آٹھویں اور بعض میں کسی ایک مرتبہ مٹی سے دھونے کا حکم ہے۔

واجیب[2] بان المقصود حصول التتریب فی مرۃ من المرات.....

وروایۃ اولاھن ارجح

جمہور نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اصل مقصود کسی ایک مرتبہ مٹی سے مانجھنا ہی ہے تاہم پہلی مرتبہ مانجھنے والی روایت مضبوط ترین ہے۔

جدید تحقیق بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ کتے کے لعاب میں جو خاص قسم کا زہریلا اور نقصان دہ مادہ ہوتا ہے۔ مٹی میں قدرت نے اس کا تریاق رکھا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی سراسر حکمت اور مخلوقِ خدا کے لیے رحمت وشفقت پر مبنی ہیں ولکن اکثر الناس لا یعلمون مگر بہت سے لوگ اس حقیقت کبریٰ سے غافل ہیں۔

۴۔ جلالہ ـــ گندگی خور جانور

وہ جانور ـــ بکری، گائے، اونٹ، مرغی وغیرہ ـــ جو پاخانہ وغیرہ گندگی و نجاست کھانے کا اس حد تک خوگر ہو جائے کہ اس کا جسم اور گوشت بدبو دینے لگے نجس ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے[3]:

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرب لبن الجلالۃ

وفی روایۃ نھی عن رکوب ھا و اکل لحومھا[4]

---

[1] نیل ۱: ۴۸ [2] ایضاً ۴۹ [3] مسلم وغیرہ [4] ابوداؤد عن عمرو بن شعیب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (نجاست خور جانور) کا گوشت کھانے، اس کا دودھ پینے حتیٰ کہ اس پر سوار ہونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

ایسے جانور کی تطہیر کا طریقہ یہ ہے کہ اسے نجاست سے ہٹا کر باندھ دیا جائے اور پاکیزہ خوراک و چارہ دیا جائے۔ جب اس کی بدبو اور بدخو جاتی رہے گی وہ پاک ہو جائے گا۔

۵۔ شراب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ [۱]

شراب، جوا، بتوں کے تھان اور پانسے گندے اور شیطانی کام ہیں۔

آیت میں خمر (شراب) کے لیے رجس (نجس) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے بعض علماء نے معنوی نجاست مراد لی ہے اور کہا ہے کہ [۲]

"جیسے بھنگ حرام ہے مگر اس کے چھونے سے نجاست لازم نہیں آتی اور جس طرح قرآن نے [۳] اوثان (بتوں) کو نجس قرار دیا ہے مگر انہیں مس کرنے سے آدمی نجس نہیں ہوتا یا جس طرح مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا حرام ہے مگر انہیں چھونا باعثِ نجاست نہیں، اسی طرح شراب کو حرام قرار دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ نجس بھی ہو اور اس کے لگنے سے بدن یا کپڑے ناپاک ہو جائیں" [۴]

لیکن جمہور [۵] علماء نے شراب کو انہی معنوں میں نجس قرار دیا ہے کہ اس سے آلودگی موجبِ نجاست ہے۔ یہی محتاط مسلک ہے

۶۔ غیر ماکول اللحم جانوروں کی لید، پیشاب وغیرہ

وہ جانور جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ ان کا گوشت حرام ہونے کے علاوہ نجس بھی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فتح خیبر [۶] کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گھریلو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا تو بعض لوگ اعلانِ تحریم سے چند لمحے پہلے اسے پکا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:

---

[۱] المائدہ [۲] سبل السلام [۳] سورۃ الحج [۴] فقہ السنہ ۱: ۲۸ [۵] نیل ۱: ۸۰

اهریقوھا واکسروھا وفی روایۃ اغسلوا

کرا سے گرادو اور اپنی ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ دوسری روایت میں ہے، ہانڈیاں دھو ڈالو۔

اس سے ظاہر ہوا ہے کہ حرام گوشت نجس بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح عام حرام جانوروں کی لید اور پیشاب بھی نجس ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں[1]:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کی خاطر گئے اور مجھے استنجا کے لیے تین ڈھیلے لانے کو کہا۔ میں دو ڈھیلے اور ایک گدھے کی لید کا (خشک ٹکڑا) اسے کر آیا فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال ھذا رجس۔ آپ نے ڈھیلے سے لیے اور وہ ٹکڑا پھینک کر کہا یہ نجس ہے"۔

البتہ ایسے جانوروں کی لید اور پیشاب اگر معمولی اور تھوڑی مقدار میں کپڑوں سے لگ جائے تو معاف ہے خصوصاً جنگ اور شدید مشغولیت کے وقت۔

ولید[2] بن مسلم کہتے ہیں:

"میں نے اپنے استاد امام اوزاعی سے پوچھا، گدھے، خچر وغیرہ کے پیشاب و لید کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا قد کانوا یبتلون بذلک فی مغازیھم فلا یغسلونہ من جسد او ثوب۔ صحابہ کرامؓ کے کپڑوں اور اجسام کو غزوات کے دوران یہ چیزیں لگ جاتی تھیں مگر وہ انہیں دھونا ضروری نہ سمجھتے تھے"۔

رہے ماکول اللحم جانور (جن کا گوشت حلال ہے) سو بخلاف امام ابو حنیفہ وابو یوسف وغیرہ درست یہ ہے کہ ان کا پیشاب، لید، لعاب وغیرہ پاک ہے نجس نہیں امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں[3]:

لم یذھب احد من الصحابۃ الی القول بنجاستہ

کہ حلال جانوروں کے پیشاب ولید کی نجاست کا کوئی صحابی قائل نہ تھا۔

حدیث[4] میں ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ آکر رہے۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گئے۔ آپ نے ان کا علاج اونٹنیوں کے دودھ

---

[1] صحیح بخاری [2] فقہ السنہ ۱: ۲۴ [3] ایضاً [4] متفق علیہ عن انس

اور پیشاب سے گرایا۔[1]

ابن المنذرؒ کہتے ہیں:

ومن زعم ان هذا خاص باولئك الاقوام فلم يصب اذ الخصائص لا تثبت الا بدليل

کہ یہ گمان درست نہیں کہ یہ حکم صرف انہی لوگوں سے خاص تھا۔ کیوں کہ کسی حکم کا کسی سے مخصوص ہونا بغیر دلیل ثابت نہیں ہوتا۔

جہاں تک اس مشہور حدیث[2] کا تعلق ہے جس میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا یہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں کیونکہ ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا کان لا يستنزه من البول پیشاب سے نہ بچا کرتا تھا۔ سو صحیح بخاری میں اس کے متعلق صراحت موجود ہے کہ کان لا یستنزہ من بولہ پیشاب سے مراد اس کا اپنا یعنی انسانی پیشاب مراد ہے۔ ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب اس میں شامل نہیں۔

۷۔ خون

قرآن عزیز[3] نے بہتے خون کو بھی ناپاک قرار دیا ہے اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا فَاِنَّهٗ رِجْسٌ۔ البتہ وسعت شریعت کی بنا پر اس کی خفیف اور بالکل معمولی مقدار پر گرفت نہیں۔ مثلاً حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔[4]

كنا ناكل اللحم والدم خطوط على القدر

ہم بعض اوقات گوشت پکاتے تو اس کی رگوں کے اندر شامل خون کی معمولی مقدار کے رنگ کا کچھ اثر ہنڈیا میں ظاہر ہوتا۔ اس کے باوجود ہم گوشت کھالیتے۔

یاد رہے اس طرح کی وضاحتوں کی ضرورت قرن اول میں اکثر پیش آتی تھی جب کہ لوگ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کے بارے میں بے حد محتاط و حساس تھے

اسی طرح بدن یا کپڑوں کو خون لگا ہو تو اضطراری حالت میں اس کے باوجود نماز جائز ہے حسن بصریؒ فرماتے ہیں:[5]

---

[1] نیل ۱: ۶۱ [2] متفق علیہ [3] الانعام آیت محولہ بالا [4] فقہ السنہ ۱: ۲۹ [5] صحیح بخاری۔

ما زال المسلمون يصلون فی جراحاتهم

کہ قرون اولیٰ کے مسلمان جنگوں کے دوران اپنے رستے ہوئے زخموں کے باوجود نماز پڑھتے رہے۔

نیز حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ کے جسم مبارک سے خون کے فوارے چھوٹے مگر آپ نے نماز اسی طرح مکمل کی۔

نیز حافظ ابن حجر فرماتے ہیں[1] :

کان ابو ھریرۃ لا یری بأساً بالقطرۃ او القطرتین فی الصلوۃ

اضطرار کے علاوہ عام حالات میں بھی کپڑے یا جسم پر ایک دو قطرے خون لگ جائے تو ابو ہریرہ کے نزدیک کوئی حرج نہیں۔

۔ مچھر وغیرہ کا معمولی خون اسی ذیل میں آتا ہے۔

خون سے ملحق مواد مثلاً پیپ وغیرہ کے متعلق کوئی الگ حکم نہیں البتہ الاولی ان یتقیہ الانسان بقدر الامکان[2] حتی الامکان ان سے بچنا ہی چاہیے۔

(باقی باقی)

تفسیر ابن کثیر

تفسیر الکشاف، الخازن، الصاوی، البرہان فی علوم القرآن، مجمع الزوائد، الیواقیت والجواہر، شرح جمع الجوامع، زاد المعاد، اعلام الموقعین، نیل الاوطار، احیاء العلوم، ارشاد الفحول، المدخل لابن الحاج الزرقانی شرح المؤطا، فتاوی الحدیثیہ، فتاوی ابن تیمیہؒ، مجمع الامثال، حیاۃ الحیوان، البدر الطالع، وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں سے یاد فرمائیں

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار لائلپور

---

[1] فتح الباری [2] فقہ السنہ ۱: ۲۸